تحفۂ ابرار

دینی کتابیں اور ہر قسم کے قرآن کریم رعایت سے منگائیں

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند (یو.پی.)



تحفۂ ابرار

ارشادات

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب عمت فیوضہم

جامع

انیس احمد ادریس پوری

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ جامع مسجد دیوبند

نام کتاب ______ تحفۂ ابرار

جامع ______ انیس احمد ادریسپوری

کتابت ______ محمد مسعود اشوری مدرس عربی امداد الاسلام ہرسول

تعداد ______ ایکہزار

سن اشاعت ______ ۱۴۱۶ھ

ناشر ______ کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

حیات الاسلام ہرسول کی مطبوعات اور مثل مطبوعات

۱	امداد الاصول	۱۰	۱۳	آداب المعاشرت مبوب	۵۰
۲	امداد الاوزان	۷	۱۴	اغلاط العوام عکسی	۳۵
۳	امداد الطالبین	۵	۱۵	معارف الفقہ	۱۸
۴	امداد النحو	۳	۱۶	جزاء الاعمال محشی	۱۵
۵	امداد الفقہ	۵	۱۷	تحفۂ ابرار	۸
۶	جدید تیسیر المبتدی	۱۰	۱۸	اسلام میں صفائی کی اہمیت	۲۵
۷	دینی علم مکمل سیٹ	۲۲	۱۹	اسلام کے ارکان	۱۰
۸	تعلیم و تربیت کس طرح ؟	۲۵	۲۰	جادو کے احکام	۱۰
۹	راہ تربیت	۲۵	۲۱	فیضان مظفر	۷
۱۰	اخلاق کیا ہیں ؟	۷	۲۲	معارف مسیح الامت	۶۰
۱۱	لعنت کن لوگوں پر ؟	۱۲	۲۳	رجسٹر حاضری طلباء	۳۰
۱۲	شرعی مسافت	۱۰	۲۴	رجسٹر نکاح	۱۲

فہرست تحفۂ ابرار

عرضِ جامع

شہر وانم باڑی (تامل ناڈو) سہ روزہ اجتماع میں مخدومی و محترمی حضرت الاستاد مولانا مفتی مہربان علی صاحب دام مجدہم کے فرمان سے احقر کی حاضری ہوئی بزرگوں کی زیارت اور بیانات سے استفادہ کا موقعہ ملا خاص طور سے محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب مدظلہم العالی کی خدمت کا بھی شرف حاصل ہوا جنکو حق تعالیٰ نے احیاء سنت کا وافر حصہ عطا فرمایا ہے اور اصلاح منکرات کیساتھ حسن بیان اور ایسی شان جاذبیت سے نوازا ہے کہ آپ کی درد دل سے نکیر باعث تنفیر نہیں ہوتی بلکہ عوام و خواص کو اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کا احساس ہو کر توبہ کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔

وانم باڑی اجتماع میں عظمت شریعت اور احیاء سنت سے بھرپور آپ کے مواعظ سامعین پر اپنا ایک اثر چھوڑتے تھے اسی وقت احقر نے یادداشت اور اپنی اصلاح کے لئے حضرت کے ارشادات سے چند نوٹ بنام ملفوظ لکھ لئے تھے واپسی پر ٹرین میں ان کو صاف کیا مدرسہ میں حاضری ہو جانے پر بغرض اصلاح اپنے مشفق استاد مدظلہٗ کو پیش کئے تو حضرت نے ازحد خوشی کا اظہار فرمایا حوصلہ افزائی فرمائی، اور قدر دانی کی کہ مستقل ان کو نقل کرا کر ہردوئی حضرت والا مدظلہٗ کی خدمت میں بھیجا اور شائع کرانے کی اجازت طلب فرمائی، اجازت ہو جانے پر چند ماہناموں کے مدیروں کے پاس فوٹو کاپی بھیجی اور حضرت والا کے ہر ملفوظ کی مستقل وضاحت اور کامیاب شرح فرمائی، اور خود ہی "تحفۂ ابرار" نام تجویز فرما کر شائع کرانیکا امر فرمایا تعمیلاً للامر یہ مجموعہ شائع کیا جا رہا ہے، خدا کرے مستفیدین کیلئے کارگر ثابت ہو

انیس احمد ادریس پوری مدرس عربیہ امداد الاسلام ہرسولی

۲۰ / ۵ / ۱۴۱۶

ارشادات سے پہلے

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ!

۲۹، ۳۰ صفر اور یکم ربیع الاول ۱۴۱۶ھ مطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ جولائی ۱۹۹۵ء بمقام مسجد امین آباد قادر پیٹ وانم باڑی (تامل ناڈو) زیر اہتمام انجمن خدام القرآن وانم باڑی، برائے اساتذہ کرام شعبۂ حفظ سہ روزہ معلوماتی اجتماع منعقد ہوا، جس میں ہردوئی سے حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب مدظلہٗ اور ہتورا سے حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب مدظلہٗ اور دار العلوم دیوبند سے حضرت مولانا قاری ابوالحسن صاحب اعظمی مدظلہٗ اور اکل کوا سے حضرت مولانا غلام محمد صاحب مدظلہٗ خاص طور سے مدعو کئے گئے تھے۔

محترم مولانا سبیل احمد صاحب نے اپنی کرم فرمائی سے اس سیاہ کار کو بھی باصرار دعوت دی تھی لیکن میں خود حاضر نہ ہو سکا اور اپنی جگہ محترم مولوی انیس احمد صاحب کو بھیجدیا۔

اجتماع اپنی تحریک میں کامیاب رہا۔ اجتماع میں زیادہ تر خطابات حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب مدظلہٗ کے ہوئے۔

میرے عزیز مولوی انیس احمد صاحب نے مولانا موصوف کے بیانات سے چند نوٹ لکھ لئے، پھر انہیں صاف کیا اور حضرت مولانا کی خدمت میں بھیجدیئے، حضرت مولانا شاہ صاحب مدظلہٗ نے ملاحظہ فرما کر مناسب ترمیم کر دی، اور اشاعت کی اجازت مرحمت فرما دی، جس کا عکس آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

پھر مستقل اشاعت کا جذبہ ہوا، تو ہر ملفوظ پر عنوان قائم کیا اور کسی ارشاد عالی کے تحت راقم نے بھی کچھ عرض کردیا، جس کو حاشیہ میں رکھدیا گیا، اللہ تعالے اس محنت کو قبول فرمائے اور نافع بنائے۔ والسلام

احقر مہربان علی بڑوتی
منتظم امداد الاسلام بڑوتی

۔۔ جمادی الاولیٰ ۔۔۔۔ھ

عکس جمیل مکتوب گرامی



مکرمی و محترمی مولوی مہربان علی صاحب زید مجدہ السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے مرسلہ ملفوظات کا مسودہ موصول ہوا۔ نظر ثانی کرکے مناسب حذف و اضافہ کردیا گیا ہے۔ اشاعت کی اجازت ہے۔

والسلام
نابکار ظلوم
ابرارالحق

اس اجازت کے بعد ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، ماہنامہ آئینہ مظاہر علوم دوقف سہارنپور، ماہنامہ ارمغان پھلت، ماہنامہ الفرقان لکھنؤ، ماہنامہ اشرف العلوم حیدرآباد کے لئے ملفوظات کی ایک ایک فوٹو کاپی ارسال کردی گئی

بسمہٖ تعالیٰ

اصلاحِ منکرات کے لئے جماعتی محنت کی ضرورت

۱۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ آج کل ماموراتِ پر محنت ہو رہی ہے اس کے لئے ہمارے بزرگوں کی طرف سے جماعت کی صورت میں ایک نظام بھی قائم ہے ماشاء اللہ اس کے فوائد ظاہر ہو رہے ہیں مدارس و مکاتب کھل رہے ہیں لیکن برائیوں کو مٹانے کے لئے جیسی محنت چاہئے ویسی نہیں ہو رہی ہے یہ کام بھی فرضِ کفایہ ہے، جس طرح مساجد اور مکاتب کے انتظام کے لئے کمیٹیاں ہوتی ہیں اسی طرح منکرات کی اصلاح اور برائیوں کے مٹانے کیلئے جماعت ہونی چاہئے اس کے لئے جماعتی محنت کرنا امتِ مسلمہ کے ذمہ ضروری ہے۔

۱۔۔۔ نہی عن المنکر کا معاملہ امر بالمعروف کے مقابل اس لحاظ سے اہم ہے کہ مامورات پر عمل کرنے کے لئے ترغیبات سے کام نکل جاتا ہے، اور نہی عن المنکر کے لئے ترہیبات کی ضرورت پیش آتی ہے جن سے طبائع میں عام طور سے وحشت پیدا ہوتی ہے، نہی عن المنکر کے لئے شفقت اور دردِ دل کی ضرورت ہے، تب منکرات پر نکیر مفید اور کارگر ہوتی ہے اس کے لئے ضرورت ہے کہ اہل اللہ سے اصلاحی تعلق قائم کرکے اپنی درستگی اور دل کی نگرانی کی جائے۔ حضرت مجدد اعظم حکیم الامت تھانویؒ کی تحریک اور قائم کردہ "مجلس دعوۃ الحق" ہے جس کو پروان حضرت مولانا مدظلہٗ نے چڑھایا ہے، ہردوئی سے کتابچے طلب کرکے اصول و ضوابط کا مطالعہ فرما کر طریق کار سمجھا جائے اور وہاں حاضری دے کر کام سیکھا جائے۔ (م، ع)

جلسوں میں تلاوت سے ابتدا کیوں؟

۲۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ دینی اجتماعات اور جلسوں میں معمول ہے کہ پہلے قرآن پاک کی تلاوت ہوتی ہے ایسا کیوں ہے؟ عموماً ذہنوں میں یہ ہوتا ہے کہ جلسہ گاہ میں ابھی لوگ آئے نہیں ہیں اس لئے تلاوت ہو جائے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں پھر بیان ہو۔ سوچنے کی بات ہے کہ جو کام اذان کا تھا کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو جمع کیا جائے وہ کام ہم احکم الحاکمین کے کلام سے لے رہے ہیں قرآن پاک کے ساتھ یہ معاملہ ہو رہا ہے اس کی اصلاح کی ضرورت ہے، چنانچہ دینی تذکرہ یا جب جاتا ہوں اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ پہلے تلاوت کیوں کیجاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ جب زمین میں بیج ڈالتے ہیں تو پہلے اس کو نرم کر لیتے ہیں پانی ڈالتے ہیں جوتتے ہیں جب وہ نرم ہو جاتی ہے پھر اس میں بیج ڈالتے ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی یہی معاملہ ہے کہ پہلے تلاوت کیجاتی ہے تاکہ اس کی برکت سے دل کی زمین نرم ہو جائے، اس میں جو زنگ لگ گیا ہے وہ صاف ہو جائے اب اس کے بعد جو دینی باتیں بیان ہوں گی تو پھر اسکا فائدہ ہوگا نفع ہوگا اس لئے دینی اجتماعات میں پہلے تلاوت ہوتی ہے۔

۲۔۔۔ حضرت والا جہاں اور بہت سی باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں وہیں عظمتِ قرآن پیدا کرنے کے لئے مختلف عنوانات اختیار فرماتے ہیں، حضرت والا مدظلہٗ جب کسی مسجد میں تشریف لیجاتے ہیں اور قرآن پاک بلا جزدان یا ناقابلِ استعمال نظر آتے ہیں جیسا کہ اکثر جگہ اسکا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے، مسلمانوں پر غفلت کی تہ جمی ہوئی ہے، تو حضرت والا بڑی شفقت اور دلسوزی سے غفلت دور کرکے عظمت پیدا فرماتے ہیں۔ یہ ملفوظ بھی عظمتِ قرآن قائم کرنے کیلئے ہے، ملفوظ کے نصف آخر میں "بات یہ ہے" تاویلِ حسن ہے اور نصف اول میں اصلاح۔

نماز میں دل لگنے کا طریقہ۔

۳ــــ ارشاد فرمایا کہ نماز میں دل لگانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جو ارکان ادا کئے جائیں دھیان سے ادا کئے جائیں، جو پڑھا جائے اس کے الفاظ کو دھیان سے پڑھا جائے قرآن پاک کی تلاوت ہو تسبیحات ہوں اسی طرح تشہد وغیرہ ان سب کو پڑھتے وقت یہ خیال کرے کہ اب یہ پڑھ رہے ہیں، اب یہ پڑھ رہے ہیں جن لوگوں کو اس کا ترجمہ معلوم ہے ان کو اس کی طرف توجہ کرکے نماز پڑھنی چاہئے اس سے انشاء اللہ نفع ہوگا۔

۳ــــ یہ شکایت بہت عام ہے، جس کا آسان علاج حضرت والا مدظلہٗ نے ارشاد فرمایا ہے، مسئلہ عمل کا ہے، اگر کسی شخص کو کوئی مرض ہو، کسی اچھے طبیب کے پاس جائے، طبیب حاذق تشخیص وتجویز بھی بالکل صحیح کردے بلکہ کوئی زیادہ شفیق دوا بھی اپنے پاس سے دیدے، طریقہ استعمال بھی سمجھادے، لیکن مریض دوا کا استعمال بالکل نہ کرے یا غلط استعمال کرے تو آپ ہی غور فرمائیں ایسے مریض کے مرض کے ازالہ کی یا افاقہ کی اور کیا صورت ہوگی، اس پر مریض شکایت کرے کہ میرے مرض میں تخفیف نہیں ہوتی تو قصور طبیب صاحب کا ہوگا یا خود مریض صاحب کا،

جو نمازی اس مرض میں مبتلا ہیں وہ اس نسخۂ اکسیر پر عمل کرکے دیکھیں انشاء اللہ شفا ہوگی، ہر نماز کے بعد دعا بھی کیا کریں کہ نقل سے اصل تک پہنچانے والی ذات باری تعالیٰ کی ہے۔ (م،ع)

نماز کو صحیح طریق سے ادا کیا جائے

۴ــــ ارشاد فرمایا۔ نماز پڑھتے ہوئے برسوں ہوگئے لیکن نماز کی سنتیں معلوم نہیں سنت کے موافق نماز پڑھنے کا طریقہ نہیں جانتے، الحمد شریف کا ترجمہ نہیں معلوم اسی طرح اور جو اذکار ہیں انکے معنیٰ سے واقف نہیں۔ انکو بھی سیکھنے کی ضرورت ہے۔ روزانہ ایک ایک سنت سیکھی جائے، نماز میں اکیاون سنتیں ہیں اکیاون دن میں یاد ہوجائیں گی ایک ایک لفظ کا ترجمہ یاد کرلیا جائے آہستہ آہستہ سب کا ترجمہ معلوم ہوجائے گا۔

۴ــــ حضرت والا بہت بلندی پر لیجارہے ہیں، کہ جو آدمی نماز کی اکیاون سنتیں یاد کریگا وہ نماز کے فرائض واجبات اور مفسدات بھی ضرور یاد کرے گا، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو جیسا کہ حضرت مدظلہٗ ایک دوسرے موقع پر ارشاد فرماتے ہیں کہ مظفر نگر کا واقعہ ہے کہ ظہر کی چار سنتوں کو ایک بڑے میاں پچاس برس تک اس طرح پڑھتے رہے جس طرح فرض پڑھتے ہیں۔ یعنی دو بھری اور دو خالی ایک دن وعظ میں کسی عالم سے سنا کہ چار رکعت کی سنت میں ہر رکعت بھری یعنی سورۃ کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں تو انھوں نے عرض کیا کہ میں نے تو دو خالی اور دو بھری پچاس برس سے ادا کی ہے، مولانا نے فرمایا یہ سنت ادا نہیں ہوئیں بڑے میاں سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگے کہ ہائے پچاس برس کی سنتیں رائے گا ہی گئیں علم صحیح نہ ہونے سے یہی مصیبت ہوتی ہے کہ محنت بھی کرے اور اجر سے بھی محروم رہے علم صحیح کا حاصل کرنا کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ اس حکایت سے بخوبی ہوسکتا ہے قیامت کے دن جہل عذر نہ ہوگا، علم کا حاصل کرنا بھی فرض ہے۔ (مجالس ابرار ص۱۱۳) م،ع

تلاوت کے فوائد اور آداب

۵ــــ ارشاد فرمایا کہ تلاوت کے تین اہم فائدے ہیں اور دو اہم آداب ہیں فائدے یہ ہیں (۱) دل کا زنگ دور ہوتا ہے (۲) اللہ تعالیٰ کی محبت میں ترقی ہوتی ہے (۳) ہر ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں بغیر سمجھے پڑھنے پر بھی اگر کوئی شخص کہے کہ بغیر سمجھے پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ وہ شخص بددین ہے یا جاہل ہے، دو اہم آداب یہ ہیں (۱) پڑھنے والا دل میں یہ خیال کرے کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ ہم کو سناؤ کیا پڑھتے ہو، (۲) سننے والا خیال کرے کہ محسن اعظم احکم الحاکمین کا کلام پڑھا جا رہا ہے انتہائی محبت اور عظمت کے ساتھ سنے۔

قرآن وحدیث کے حقوق کا خلاصہ

۶ــــ ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کے چار حق ہیں۔ (۱) عظمت (۲) محبت (۳) تلاوت مع الصحت (۴) احکام کی متابعت، حدیث شریف کے تین حق ہیں۔ (۱) عظمت (۲) محبت (۳) احکام کی متابعت۔

۵ــــ حضرت والا مدظلہٗ کے مدارس میں یہ فائدے اور آداب ہر طالب علم اور طالب اصلاح کے لیے حفظ کرنا لازم ہیں بلکہ تلاوت کلام اللہ شریف سے قبل اس نمبر کا زبان سے کہنا ضروری ہے۔ اسکا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بار بار دھرانے سے یہ محفوظ رہتے ہیں اور وقت پر استحضار سے تلاوت کا نفع ہوتا ہے، اس سے زیادۃ فی القرآن کا شبہ نہیں ہونا چاہیے تاہم التزام نہ ہو نہ اعتقاداً نہ عملاً کبھی کبھی ترک بھی ہوتا رہے۔ (م ع)

۶ــــ یہ چاروں حقوق گویا ایک زنجیر کی چار کڑیاں ہیں، ایک کڑی کے نہ ہونے سے بھی نقص پیدا ہوتا ہے۔ اگر پہلے سے عظمت موجود نہیں تو کیسے پیدا ہو اس کا طریق کیا ہے، ایک دوسری جگہ حضرت والا مدظلہٗ خود طریق بھی بتلاتے ہیں کہ گاہ گاہ اجتماع میں قرآن پاک کی عظمت اور فضائل کی احادیث سنائی جائیں قلوب میں انشاء اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی عظمت پیدا ہو جائے گی۔ (مجالس ابرار ص ۲۱، ع)

کھانا شیخ بطن ہے تو اسکا بھی ادب کرنا چاہیے

۷ــــ ارشاد فرمایا کہ کھانے کے آداب کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب عنوان دل میں ڈالا کہ کھانا یہ شیخ بطن ہے ایک شیخ باطن ہے جو باطن یعنی قلب کی اصلاح کرتا ہے اور کھانا یہ شیخ بطن ہے کہ اس سے ظاہر یعنی جسمانی صحت ٹھیک رہتی ہے جب یہ شیخ بطن ہے تو اس کے بھی وہی حقوق وآداب ہیں جو شیخ باطن کے ہیں جو معاملہ شیخ باطن کے ساتھ کیا جاتا ہے وہی معاملہ اس کے ساتھ بھی کیا جائے گا۔ چنانچہ کسی شیخ کی مجلس کا کوئی وقت مقرر ہو

۷ــــ حضرت والا نے ایک دوسرے موقعہ پر اس طرح اصلاح فرمائی۔ ارشاد فرمایا کہ آج کل عام طور پر بعض صلحاء کے یہاں بھی اس کا اہتمام نہیں کہ کھانا مہمانوں کے بیٹھنے سے قبل دسترخوان پر نہ رکھیں اس طور پر کھانا انتظار کرتا ہے یہ خلاف ادب ہے اسی طرح دسترخوان اٹھنے سے قبل سب اٹھ جاتے ہیں، پہلے دسترخوان اٹھانا چاہیے پھر کھانے والوں کو اٹھنا چاہیے، دسترخوان اٹھتے وقت کی دعا جو تعلیم فرمائی گئی ہے وہ پھر کس وقت پڑھیں گے یہ مسنون دعا بھی کم لوگوں کو یاد ہوتی ہے۔ دسترخوان اٹھتے وقت کی دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔ اس کی سہل صورت یہ ہے کہ سب لوگ نہ ہو تو دو ایک آدمی دسترخوان پر بیٹھے رہیں جب تک کہ دسترخوان اٹھا نہ لیا جائے، اسی طرح شروع میں بھی دو ایک آدمیوں کو دسترخوان پر بیٹھ جانا کافی ہے۔ــــ کھانے کے ان آداب سے کھانے میں برکت ہوگی حق تعالیٰ خوش ہوں گے صاحبو! جب رزق کم ہو جاتا ہے یا بالکل چھن جاتا ہے تب قدر معلوم ہوتی ہے کہ بعض لوگوں کو فاقے کی تکلیف میں تنور پر صرف روٹی کی خوشبو سے تقویت حاصل کرتے دیکھا گیا ہے

(مجالس ابرار ص ۶۵)

تو جو لوگ شرکت کرنے والے ہیں وہ پہلے آ گئے ہیں پھر شیخ تشریف لاتے ہیں اسی طرح یہاں بھی یہی معاملہ ہوگا کہ پہلے کھانے والے آجائیں پھر کھانا لایا جائے یہ نہیں کہ کھانا دسترخوان پر پہلے لگا دیا گیا پھر کھانے والے آئیں۔ یہ اس کے ادب کے خلاف ہے

اب ہم کھانے کی سنتیں درج کرتے ہیں اللہ کے نیک بندوں کو نفع ہوتا ہے۔

۱ دسترخوان بچھانا۔

۲ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

نوٹ علامہ شامی کے نزدیک کھانے سے قبل کلی کرنا سنت نہیں ہے۔ جلد ۵ ص ۲۳۹ کتاب الحظر والاباحۃ میں ایک سوال کے جواب میں کہ کیا اپنے منہ کو دھونا مثل ہاتھ دھونے کے سنت ہے؟ فرماتے ہیں کہ نہیں مگر حالت جنابت میں بغیر کلی کئے ہوئے کھانا مکروہ ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو وهل غسل فمه للأكل سنة كغسل يده؟ الجواب لا لكن يكره للجنب۔
لیکن اگر کوئی منہ کی صفائی کے لئے کلی کرنا چاہے تو منع نہیں ہے۔ (شامی ج ۵)

۳ بسم اللہ پڑھنا بلند آواز سے۔

۴ داہنے ہاتھ سے کھانا۔

۵ کھانے کی مجلس میں جو شخص سب سے زیادہ بزرگ اور بڑا ہو اس سے کھانا شروع کرانا

۶ کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔

۷ اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا۔

۸ ٹیک لگا کر نہ کھانا۔

۹ کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔

۱۰ جوتا اتار کر کھانا۔

شیخ کی مجلس میں جو لوگ شریک ہوتے ہیں وہ اس کی فکر کرتے ہیں کہ ہر بات کو توجہ سے سنیں کوئی بات بے فکری سے ضائع نہ ہو جائے اسی طرح یہاں بھی یہی حکم ہے کہ کھانے کا کوئی جز ضائع نہ ہو جائے اس لئے دسترخوان بچھایا جاتا ہے تاکہ جو اجزا گریں ان کی حفاظت ہو وہ ضائع نہ ہو جائے شیخ کی مجلس جب وقت مقررہ پر ختم ہوتی ہے تو ایسا نہیں ہوتا کہ سب لوگ ایکدم سے اٹھکر چلے جائیں اور شیخ اکیلے بیٹھے رہ جائیں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی کہ مجلس ختم ہونے پر سب لوگ

۱۱ کھانے کے وقت اکڑو بیٹھنا کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور سرین زمین پر ہو یا ایک گھٹنا کھڑا ہو اور دوسرے گھٹنے کو بچھا کر اس پر بیٹھے یا دونوں گھٹنے زمین پر بچھا کر قعدہ کی طرح بیٹھے اور آگے کی طرف ذرا جھک کر بیٹھے۔

۱۲ کھانے کے بعد برتن، پیالہ و پلیٹ کو صاف کر لینا پھر برتن اس کے لئے دعاء مغفرت کرتا ہے۔

۱۳ کھانے کے بعد کی دعاء پڑھنا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

ترجمہ۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں میں بنایا

۱۴ پہلے دسترخوان اٹھوانا پھر خود اٹھنا۔

۱۵ دسترخوان اٹھانے کی دعاء پڑھنا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

ترجمہ۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے ایسی تعریف جو بہت ہو پاکیزہ اور بابرکت ہو اے ہمارے رب ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے ہیں۔

ایکدم چلے گئے ہوں اور وہ تنہا بیٹھے رہ گئے ہوں بلکہ کچھ نہ کچھ لوگ تو بیٹھے ہی رہتے ہیں جوان کے تشریف لے جانے کے بعد جاتے ہیں اسی طرح یہاں بھی یہی حکم ہے کہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد پہلے دستر خوان اٹھایا جائے پھر کھانے والے اٹھیں حکیم الامت حضرت مولانا تھانویؒ نوراللہ مرقدہٗ فرماتے تھے کہ میں جب چارپائی پر کھانا کھاتا ہوں تو کھانیکو سرہانیکی طرف رکھتا ہوں اور خود پائنتی کی طرف بیٹھتا ہوں تاکہ کھانے کا احترام ملحوظ رہے۔

---

۱۶ دونوں ہاتھ دھونا۔ ۱۷ ــــــ کلی کرنا۔

۱۸ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ

۱۹ جب کسی کی دعوت کھائے تو میزبان کو یہ دعا دے۔ اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

مَتَرْجَمَہٗ:۔ اے اللہ جس نے کھلایا مجھ کو اسکو کھلا اور جس نے پلایا مجھ کو اسے پلا۔

۲۰ سرکہ استعمال کرنا سنت ہے جس گھر میں سرکہ موجود ہو وہ گھر سالن سے خالی نہیں سمجھا جاسکتا۔ (۲۱) خالص گندم اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ اسمیں کچھ جو بھی ملالے چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہو تاکہ سنت پر عمل کا ثواب حاصل ہوجائے۔ (۲۲) گوشت کھانا سنت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے۔ (۲۳) (اپنے مسلمان بھائی کی) دعوت قبول کرنا سنت ہے۔ البتہ اگر (غالب آمدنی) سود یا رشوت کی ہو یا وہ بدکاری میں مبتلا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنا چاہئے (۲۴) اپنے عزیزوں، دوستوں، رشتہ داروں اور مساکین کو ولیمہ کا کھانا کھلانا سنت ہے (۲۵) میت کے رشتہ داروں کو کھانا دینا مسنون ہے (۲۶) **کھانیکے وقت بالکل خاموش رہنا مکروہ ہے** (شامی) لیکن غم اور فکر اور مرض کی بات نہ کرے۔ (رسول اللہ کی سنتیں)

کھانے کے بعد کی دعا پر ایک اشکال اور اسکا جواب

۸ــــ ارشاد فرمایا کہ حکیم الامت حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہٗ جب بسلسلہ علاج لکھنؤ تشریف لائے تھے اس موقعہ پر ایک صاحب نے سوال کیا کہ کھانیکے بعد جو دعا ہے اسمیں ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا۔ اس کا تو اس موقعہ پر پڑھنا سمجھ میں آگیا کہ یہ کھانے پینے کا موقعہ ہے اس پر شکر ادا کیا گیا ہے لیکن وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ کہ ہمکو مسلمان بنایا اس پر شکر ادا کرنیکا یہ کیا موقعہ ہے، حضرت مولانا تھانوی نوراللہ مرقدہٗ نے اس سوال پر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ سوال تو کسی عالم کو کرنا چاہئے تھا، پھر فرمایا نعمتیں دو طرح کی ہوتی ہیں ایک وہ ہیں جو تسلسل کے ساتھ مل رہی ہیں اور ایک وہ ہیں جو تسلسل کیساتھ نہیں ہیں بلکہ وقفہ وقفہ کے ساتھ ملتی ہیں، جو نعمتیں تسلسل کے ساتھ ملتی رہتی ہیں ان کے نعمت ہونیکا احساس بھی نہیں ہوتا جس کی بناء پر اسکا شکر بھی نہیں ہوتا جو نعمتیں وقفہ وقفہ کے ساتھ ملتی رہتی ہیں ان کے نعمت ہونے کا احساس بھی ہوتا ہے اور ان پر شکر بھی ادا کیا جاتا ہے۔ اس طرح کی نعمتوں میں کھانا بھی ہے تو اس دعا میں وقفہ وقفہ کے ساتھ ملنے والی نعمتوں کے ساتھ ایمان و اسلام جو سب سے بڑی نعمت ہے تسلسل کے ساتھ مل رہی ہے اس کو بھی شامل کردیا گیا تاکہ اس کا بھی شکر ادا ہوجائے اور یہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا عظیم احسان ہے کھانے پینے کی نعمت پر شکر کے ساتھ اسلام کی نعمت پر بھی شکر کی تعلیم دی۔

طلبہ کرام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں

۹ ——— ارشاد فرمایا

کہ طلبائے کرام یہ ضیف رسول اللہ ہیں ان کے ساتھ معاملہ بھی ویسا ہی کرنا چاہئے ہمارے یہاں مہمان آجائے تو اس کی راحت و آرام کا اپنی حیثیت کے مطابق انتظام کرتے ہیں اور یہ تو مہمانانِ رسول ہیں ان کا تو اور زیادہ خیال رکھنا چاہئے، کھانے پینے، رہنے سہنے کی سہولتوں کی فکر کرنی چاہئے، بیمار ہوجائیں

---

۹ ——— مخاطب زیادہ تر خدام دین اور معلمین حضرات تھے اس لئے طلبہ کے حقوق پر زیادہ روشنی ڈالی گئی، اور حضرات منتظمین اساتذہ کو فرض شناسی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ کسی موقعہ پر اگر طلبہ کا مجمع ہوا ہے تو ان سے یہ باتیں بھی ارشاد فرمائی ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ جو طالب علم اصول کی پابندی نہ کرے فوراً اس کا اخراج کرے جس طرح درخت میں جو شاخ خراب ہوتی ہے اس کو فوراً کاٹ دیتے ہیں۔ (مجالس ابرار ۲۴)

ارشاد فرمایا کہ مدارس کے طلبہ سے احقر حسب ذیل گذارش کیا کرتا ہے۔

(۱) طلبا کرام آپس میں ایک دوسرے کی دعوت نہ کیا کریں اس میں تعلیمی خلل اور نقصان کے علاوہ ذلت بھی ہے چنانچہ مشاہدہ کیا گیا دعوتوں کی زیرباری سے طلبا کو اپنی بحرالرائق فروخت کرنی پڑی اور اپنا بستر تک کسی دوکاندار کے یہاں رہن رکھنا پڑا (۲) اساتذہ کرام کے سخت اور ڈانٹ کو نعمت سمجھیں مشہور ہے کہ جور استاد به از مہر پدر (ترجمہ استاد کی سختی بہتر ہے باپ کی نرمی سے) (۳) باوضو رہنے کا اہتمام کیا جائے۔ بالخصوص مطالعہ باوضو کیا جائے علامہ امام سرخسی نے ایک رات میں ستر۷۰ بار وضو کیا کیونکہ دستوں کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا تھا لیکن مطالعہ بدوں وضو گوارا نہ کیا۔ (۴) مطالعہ اپنے ذمہ لازم کرلیں مطالعہ کا حاصل تمیز المعلوم من المجہول ہے یعنی

تو ان کا علاج بہتر سے بہتر کرانا چاہئے، بیمار ہونے پر ان کی عیادت کرنی چاہئے، بعض مرتبہ ان سے ایسے کام لئے جاتے ہیں جنکو گھٹیا سمجھا جاتا ہے، یہ مناسب نہیں ہے، جو کام ہم خود نہیں کرسکتے اور اس کو کرنے پر عار محسوس کرتے ہیں

اگر سب نہ سمجھ میں آوے تو نہ گھبرایئے کم از کم اتنا تو نفع ہوگا کہ معلوم ہوجائے گا کہ اتنا حصہ سبق کا سمجھ میں آگیا اور اتنا سمجھ میں نہ آیا پھر استاد سے سبق پڑھتے وقت مجہول بھی معلوم ہوجائے گا مطالعہ میں بڑی برکت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے (۵) استاد کا خوب ادب کرے استاد کا دل اگر مکدر کردیا پھر ایسے شاگرد کو سبق سمجھ میں نہ آئے گا عقل سے برکت اٹھ جائیگی (۶) اپنے کمروں کے سامنے اور احاطہ مدرسہ میں کاغذ کے ٹکڑوں کو اٹھالیا کریں کاغذ آلہ علم ہے اس کا ادب ضروری، نظافت و صفائی بھی دین میں مطلوب ہے (۷) چارپائی بستر اور ظروف قاعدے سے رکھے، حق تعالیٰ کا ارشاد ہے وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ہر چیز میں اعتدال اور جمال مطلوب ہے) (۸) تکبیر اولیٰ سے نماز کا اہتمام ہونا چاہئے، ایک رئیس اذان سنکر ترازو اٹھائے ہوئے تھے فوراً رکھدیا اور گاہک سے کہہ دیا بعد نماز تولوں گا مسجد گئے اور اسی وقت ایک دوکان پر ایک مولوی صاحب اخبار کا مطالعہ کررہے تھے نماز جماعت سے نہ ادا کی ان کی وقعت اس دوکاندار کے قلب سے نکل گئی، حالانکہ اس نے خود بھی نماز جماعت سے ادا نہیں کی تھی لیکن اس نے کہا کہ ہم تو عامی ہیں یہ تو عالم ہیں کچھ خاص اعمال ایسے ہیں جن سے عوام الناس طلباء اور علماء سے جلد بدگمان ہوجاتے ہیں۔ (۹) بال ہپی جیسے نہ ہوں۔ (۱۰) پائجامے ٹخنے سے نیچے نہ ہوں۔ (۱۱) طلبائے کرام کا اصل نام طالب العلم والعمل تھا پھر تخفیف کرکے طالب علم رہ گیا علم کا مقصد عمل ہے۔ (۱۲) اذان سنتے ہی مسجد میں جائیے اور مسجد میں باتیں ہرگز نہ کریں درود شریف پڑھتے رہیں اعتکاف کی نیت

اسکو طلبا سے کیسے لے سکتے ہیں، سوچنے کی بات ہے کہ مہمانان رسول سے ایسے کام کا لینا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ بعض مرتبہ تنبیہ و تادیب میں بھی زیادتی ہو جاتی ہے، بات یہ ہے کہ عموماً پڑھانے والے غصہ کے مریض ہوتے ہیں، غصہ کا علاج

کرلیں۔ (۱۳) اذکار مسنونہ کو زبانی یاد کرلیں اور اپنے اپنے وقت پر ان دعاؤں کو پڑھ لیا کریں۔ (مجالس ابرار ص ۳۶۰)

پاکستان میں ایک مدرسہ کے معائنہ میں حضرت نے جہاں اور باتیں تحریر فرمائیں ایک بات یہ بھی لکھی۔ اہل مال نے تو خوب کام کیا اور مسجد خوب شاندار ہے مگر آپ حضرات طلبا کرام کا معاشرہ قابل افسوس ہے چارپائیوں پر بستر نہ تو صاف ہیں نہ قاعدے سے بچھے ہیں، کھانے کے برتن بھی بے قاعدہ اور گندے ہیں (مجالس ابرار ص ۳۰۰)

حضرت امام مالکؒ کی مجلس میں ایک بزرگ یحییٰ ان کے شاگرد تھے مدینہ میں اندلس سے پڑھنے آئے تھے حضرت امام نے فرمایا کہ میاں یحییٰ جاؤ ہاتھی آیا ہے دیکھ لو کیونکہ تمہارے اندلس میں ہاتھی نہیں ہوتا ہے، دیکھو اہل مدینہ شوق سے جوق در جوق دیکھنے کے لئے جا رہے ہیں، اور بچے خوشی سے شور مچا رہے ہیں عرض کیا کہ حضرت اندلس سے آپ کی خدمت میں آیا ہوں، آپ کو دیکھنے آیا ہوں ہاتھی دیکھنے نہیں آیا ہوں یہ شان تھی طالب کی (مجالس ابرار ص ۳۴۹)

اس سلسلہ میں بہت سے رسائل، کتابچے اور مفید مضامین دیکھے جا سکتے ہیں حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے ایک دینی مدرسہ کے طلبا کی ایک جماعت سے خطاب کا آغاز اس سوال سے کیا... بتلاؤ تم کون ہو؟ (پھر خود ہی فرمایا) تم مہمانِ خدا اور رسول ہو۔ مہمان اگر میزبان کو ایذا پہنچائے تو اس کی ایذا دوسروں کی ایذا سے بہت زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ پس اگر تم طالب علم ہو کر خدا اور

نہیں کراتے، اب وہ جب شرارت کرتے ہیں تو اس سے بالکل مغلوب الغضب ہو کر تنبیہ کرتے ہیں ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں سزا دیجائیگی تو حدود کی رعایت کیسے ہو سکتی ہے اس طرح کے واقعات پیش آئے کہ ایسی پٹائی کی کہ اس کے نتائج برے ظاہر ہوئے اس لئے اس زمانے میں جہاں تک ہو سکے تادیب ضربی سے احتیاط کیجائے مقصد تو ان کو تنبیہ کرنا اور اصلاح کرنا ہے اس کے لئے اور بھی شکلیں ہیں ان کو اختیار کیا جائے: ہمارے یہاں الحمد للہ تادیب ضربی کا سلسلہ نہیں ہے بلکہ شرارت کرنے پر دوسری تدابیر اختیار کیجاتی ہیں جس سے نفع بھی ہوتا ہے۔

رسول کی رضا کے کام نہ کرو اور غلط راہوں پر چلو تو سمجھ لو کہ تم اللہ اور رسول کے ستانے والے مہمان ہو۔ انہیں طلبا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو شیطان بڑا چالاک اور عیار ہے وہ تاک کر مایہ پر گرتا ہے، آپ لوگ علم دین سیکھنے کے لئے گھر سے نکل پڑے تو اس سے تو مایوس ہو گیا کہ نرے جاہل رہیں اس لئے اس نے جاہل رکھنے کی کوشش چھوڑ کے اب یہ طے کر لیا کہ ان کو پڑھنے دوں مگر کام میں اپنے لگائے رکھوں، میری یہ تحریک شیطان کی اس کوشش کے مقابلہ میں "جرثقیل" ہے جس کا یہ منشا ہے کہ خدا کے بندوں کو شیطان کی راہ سے اٹھا کر اللہ کی راہ پر ڈال دوں اور اللہ ہی کے کام میں لگا دوں۔ بتاؤ کیا فیصلہ ہے۔

اسی خطاب کے سلسلہ میں فرمایا۔ جن لوگوں کے حقوقِ خدمت تم پر ہیں اور جنکی اطاعت کرنا تمہارے لئے ضروری ہے ان کی خدمت و راحت کا انتظام کر کے اور ان کو مطمئن کر کے اس کام میں لگا لو اور اپنا رویّہ ایسا رکھو کہ تمہارے علم و صلاح کے ذوق میں ترقی دے کر تمہارے سرپرست اس مشغلہ میں تمہارے لگنے سے نہ صرف یہ کہ مطمئن ہوں بلکہ خواہاں اور راغب ہو جائیں۔ (م، ع)

طلبہ پر شفقت

۱۰۔ ارشاد فرمایا کہ پیر یا وزیر کا بچہ ہمارے یہاں اگر پڑھے تو ہم اس کے ساتھ کیا برتاؤ کریں گے اس کی تعلیم و تربیت پر کیسی توجہ کریں گے، شرارت کرنے پر تنبیہ بھی کریں گے مگر ڈرتے ڈرتے، کہیں پیر صاحب یا وزیر صاحب خفا نہ ہوجائیں اس لئے انکی بھی رعایت کریں گے، اسی طرح فقیر کے یعنی عام لوگوں کے بچہ کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہونا چاہئے۔

طلبہ کرام ہمارے محسن ہیں معاش کے بھی اور معاد کے بھی

۱۱۔ ارشاد فرمایا کہ طلبائے کرام ہمارے محسن ہیں معاش کے بھی اور معاد کے بھی، ان کی وجہ سے ہماری معاش کا بھی انتظام ہوجاتا ہے، اہل خیر حضرات ان کی وجہ سے مدرسہ کا تعاون کرتے ہیں، چندہ دیتے ہیں، یہ اگر نہ ہوں تو قوم کتنے دنوں تک بٹھا کر تنخواہ دے گی، پھر یہ کہ ہمارے علوم کی ترقی کا ذریعہ ہیں، انکی وجہ سے کتابوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے جس سے علم میں اضافہ ہوتا ہے نئی نئی باتیں معلوم ہوتی ہیں، پڑھنے والے اگر نہ ہوں تو پھر کتابوں کو کون دیکھتا ہے اور مطالعہ کا اہتمام کرتا ہے، اس کے ساتھ یہ ہمارے لئے صدقۂ جاریہ بھی ہیں، ہماری آخرت بھی بن سنور رہی ہے، اجر و ثواب مل رہا ہے اس طرح انکے محسن ہونے کو سوچا جائے تو پھر ان کی عظمت دل میں پیدا ہوگی اور شفقت کا برتاؤ ہوگا۔

۱۰، ۱۱ اساتذہ حضرات کے لئے بہترین اور آسان مراقبہ ہے اصلاح کے لئے۔ عمل میں لائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ نفع ضرور ہوگا۔ (م، ع)

اپنی چیز چھوڑ کر غیروں کی اختیار کرنا ایک مرض ہے

۱۲۔ ارشاد فرمایا کہ آج کل مسلمانوں میں یہ مرض ہوگیا ہے کہ اپنی چیزوں کو چھوڑ کر دوسروں کی چیزوں کو اختیار کرنے لگے ہیں روزمرہ کی گفتگو میں دوسری زبان کے الفاظ

۱۲۔ حضرت مجدد اعظم حکیم الامت تھانوی نوراللہ مرقدہٗ نے دوسروں کی چیزوں کے اختیار کرنے میں یہ تفصیل فرمائی ہے۔

"امتیاز قومی (یعنی اپنا لباس اپنی وضع، اپنی بول چال اپنا برتاؤ وغیرہ غیر مذہب والوں سے الگ رکھنا) دوسری قوموں کی وضع و عادات بلا ضرورت اختیار کرنے کو شریعت نے منع کیا ہے، پھر ان میں بعض چیزیں تو ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے ان کی خصوصیت نہ بھی رہے تب بھی گناہ رہیں گی۔ جیسے ڈاڑھی منڈانا یا حد سے باہر کترانا یا گھٹنوں سے اونچا پائجامہ یا جانگیہ پہننا کہ ہر حال میں ناجائز ہے۔ اور اگر اس کیساتھ شرعی وضع کو حقیر سمجھے یا اس کی برائی کرے تو پھر گناہ سے گذر کر کفر ہوجائے گا۔ اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے ان کی خصوصیت نہ رہے تو گناہ نہ رہیں گی۔ اور خصوصیت نہ رہنے کی پہچان یہ ہے کہ ان چیزوں کو دیکھنے سے عام لوگوں کے ذہن میں یہ کھٹک نہ ہو یہ وضع تو فلانے لوگوں کی ہے جیسے انگرکھا یا اچکن پہننا مگر جبتک یہ خصوصیت ہے اس وقت تک منع کیا جائے گا۔ جیسے ہمارے ملک میں کوٹ پتلون پہننا یا انگریزی ہیٹ ... یا دھوتی باندھنا یا عورتوں کو لہنگا پہننا۔ پھر ایسی چیزوں میں جو چیزیں دوسری قوموں کی محض قومی وضع ہیں۔ جیسے کوٹ پتلون وغیرہ یا قومی وضع کیطرح ان کی عام عادت ہے جیسے میز کرسی پر یا چھری کانٹے سے کھانا اس کے اختیار کرنے سے تو صاف گناہ ہی ہوگا کہیں کم کہیں زیادہ، اور جو چیزیں دوسری قوموں کی مذہبی وضع ہیں ان کا اختیار

استعمال کرتے ہیں مثلاً "پروگرام" جبکہ اس کے لئے اردو میں اس کا بدل موجود ہے
اسی طرح اور بھی الفاظ ہیں، خطوط میں بجائے اسلامی تاریخ کے انگریزی تاریخ ہی کا
رواج ہوتا جا رہا ہے، اسلامی تاریخ کا اہتمام کرنا چاہئے، ضرورت پر دوسری

کرنا کفر ہوگا۔ جیسے صلیب لٹکانا یا سر پر چوٹی رکھ لینا یا جنیو باندھ لینا یا ماتھے پر قشقہ لگا لینا یا جے پکارنا وغیرہ اور جو چیزیں دوسری قوموں کی نہ قومی وضع ہیں نہ مذہبی وضع ہیں گو ان کی ایجاد ہوں اور عام ضرورت کی چیزیں ہیں جیسے دیا سلائی یا گھڑی یا کوئی حلال دوا یا مختلف سواریاں یا ضرورت کے بعض نئے آلات جیسے ٹیلیگراف یا ٹیلیفون یا نئے ہتھیار یا نئی ورزشیں جن کا بدل ہماری قوم میں نہ ہو ان کا برتنا جائز ہے نہ کہ گانے بجانے کی چیزیں۔ جیسے گراموفون یا ہارمونیم وغیرہ۔ مگر ان جائز چیزوں کی تفصیل اپنی عقل سے نہ کریں بلکہ علماء سے پوچھ لیں اور مسلمانوں میں جو فاسق ہیں یا بدعتی ہیں خواہ وہ بدعتی دین کے رنگ میں ہوں خواہ دنیا کے رنگ میں ہوں ان کی وضع اختیار کرنا بھی گناہ ہے، گو کافروں کی وضع سے کم ہی بلکہ مرد کو عورت کی وضع اور عورت کو مرد کی وضع بنانا گناہ ہے، پھر ان سب ناجائز وضعوں میں اگر پوری وضع بنائی زیادہ گناہ ہوگا اگر ادھوری بنائی اس سے کم ہوگا اور اس سے یہ بھی سمجھ میں آگیا ہوگا کہ یہ مسئلہ جس طرح شرعی ہے اسی طرح عقلی بھی ہے کیونکہ مرد کے لئے زنانہ وضع بنانے کو ہر شخص عقل سے برا سمجھتا ہے حالانکہ دونوں مسلمان اور صالح ہیں تو جہاں مسلمان اور کافر کا فرق ہو یا صالح اور فاسق کا فرق ہو وہاں کافر یا فاسق کی وضع بنانے کو کس کی عقل اجازت دے سکتی ہے۔

حضرتؒ نے کچھ آگے چل کر یہ حدیث بھی تحریر فرمائی ہے۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جاہل) دیہاتی

تاریخ کو لکھا جائے مگر اس کو اوپر لکھا جائے، اپنی چیز کو چھوڑ کر اوروں کی نقل جبھی ہوتی ہے کہ جب اس کی اہمیت اور عظمت دل میں نہیں ہوتی پھر یہ کہ اس پر روک ٹوک بھی نہیں کیجاتی۔

ٹیلی ویژن سانپوں کا پٹارہ ہے

۱۲— ارشاد فرمایا۔ کہ ٹیلی ویژن کا نام میں نے سانپوں کا پٹارہ رکھا ہے، جسمیں بہت سے سانپ بند ہیں، اسکا ڈسا ہوا بچ نہیں سکتا کتے کے زہر کی طرح اس کا معاملہ ہے ہلکے ہلکے اس کا اثر ہوتا ہے پھر اسکا دورہ پڑتا ہے۔ بڑی خطرناک چیز ہے۔ جیسے زہریلے سانپ سے بچتے ہیں اسی طرح اس سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔

لوگ مغرب کی نماز کے نام میں تم پر غالب نہ آجائیں اور دیہاتی اسکو عشاء کہتے تھے (یعنی تم اس کو عشاء مت کہو مغرب کہو) اور یہ بھی فرمایا کہ (جاہل) دیہاتی لوگ عشاء کی نماز کے نام میں تم پر غالب نہ آجاویں کیونکہ وہ کتاب اللہ میں عشاء ہے (اور وہ اس کو عتمہ کہتے تھے) اس لئے کہ عتمہ (یعنی اندھیرے) میں اونٹوں کا دودھ دوہا جاتا تھا۔ (مسلم)

ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ بول چال میں بھی بلا ضرورت ان لوگوں کی مشابہت نہ چاہئے جو دین سے واقف نہیں۔ (حیٰوۃ المسلمین)

۱۳— ایک موقعہ پر حضرت والا مدظلہ نے ٹیلی ویژن کی قباحت اس طرح بیان فرمائی کہ جب نامحرم کی تصویر کی اصل دیکھنا حرام ہے تو نقل دیکھنا کیسے جائز ہوگا بس ٹیلی ویژن کا مسئلہ اسی سے سمجھ لیا جائے کہ مردوں کیلئے نامحرم عورتوں کا دیکھنا اور عورتوں کے لئے نامحرم مردوں کا دیکھنا بالکل حرام ہے

(مجالس ابرار ص۴۹) بقیہ آئندہ صفحہ پر

شرعی ڈاڑھی اور لوگوں کا حال

۱۴ـــــ ارشاد فرمایا لوگ ڈاڑھی کو اچھا تو سمجھتے ہیں لیکن ضروری نہیں سمجھتے، حالانکہ ڈاڑھی کا رکھنا ضروری ہے چاروں ائمہ کا اس پر اتفاق ہے، کسی کا اختلاف نہیں، جس طرح وتر کی نماز ضروری، عید و بقر عید کی نماز ضروری ہے اسی طرح ایک مشت ڈاڑھی رکھنا بھی واجب ہے، بعض لوگ سامنے تو ایک مشت رکھتے ہیں اور دائیں بائیں کم رکھتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، سامنے بھی ایک مشت ہونا چاہئے۔ اسی طرح دائیں بائیں بھی ایک مشت ہونا چاہئے اور اپنی مٹھی کا اعتبار ہے نائی کی مٹھی نہیں ہونا چاہئے کہ وہ کہیں پستہ قد ہو تو اس کی مٹھی بھی چھوٹی ہوگی اس سے معاملہ خراب ہو جائے گا۔

بقیہ صفحہ گذشتہ نمبر ۱۳ - میرے آقا و مرشد اول حضرت مسیح الامت نور اللہ مرقدہٗ اکثر یہ الفاظ ہوتے تھے کہ "ٹیلی ویژن مسلمانوں کے ایمان کو خراب کرنے کے لئے ہے" ظاہر ہے جن کے پاس ایمان ہے ہی نہیں ان کا خراب کیا ہوگا، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فہم سلیم عطا فرمائے (م، ع)

۱۴ ایک موقعہ پر حضرت والا مدظلہٗ نے ان الفاظ میں مسلمانوں کو غیرت اور عبرت دلائی فرمایا کہ عرصہ کی بات ہے کہ امریکہ کی فوج گیارہ لاکھ تھی اس میں کسی کی ڈاڑھی نہ تھی ایک سکھ اس گیارہ لاکھ امریکن فوج میں بھرتی ہوا اور صدر امریکہ سے اس کی اجازت حاصل کی اور اس نے ڈاڑھی نہ منڈائی یہ ہم مسلمانوں کے لئے عبرت کی بات ہے۔

(مجالس ابرار ص ۲۴۳)

اس سلسلہ میں بھی بہت سے رسائل اکابر کے دیکھے جا سکتے ہیں (م، ع)

ڈاڑھی کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

۱۵ـــــ ارشاد فرمایا کہ ایک صاحب نے مجھ سے سوال کیا کہ حرمین شریفین کے لوگوں کا معاملہ ڈاڑھی کے سلسلہ میں ایسا نہیں ہے، مقصد ان کا یہ تھا کہ پھر ہم لوگوں کو بھی انہیں کی نقل کرنی چاہئے، تو میں نے کہا کہ ہم حرمین والوں پر ایمان نہیں لائے ہیں۔ اور نہ ہی ہم کو ان کی اقتدا کا حکم کیا گیا ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں۔ ہمیں آپ ہی کی اقتدار و اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے آپ کا عمل ہمارے لئے حجت ہے کسی اور کا عمل ہمارے لئے دلیل نہیں ہے۔

عمل کے لئے صرف اخلاص کافی نہیں

۱۶ـــــ ارشاد فرمایا کہ ہر عمل مقبول نہیں جب تک کہ اسمیں اخلاص نہ ہو، اسی طرح ہر اخلاص مقبول نہیں جب تک کہ مسائل کے تحت نہ ہو، مثال کے طور پر ایک شخص ہے وہ کمرے میں عصر کے بعد غروب شمس کے وقت دروازہ بند کر کے نفل پڑھتا ہے، ظاہر ہے کہ یہ شخص مخلص تو ہے لیکن اسکا

۱۵ــــ کتنے کام کا ملفوظ ہے غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم میں بعض لکھے پڑھے بھی اس بلا میں گرفتار ہیں۔ بے تکلف کہہ دیتے ہیں یہ کام غلط ہوتا تو فلاں بزرگ کیوں کرتے۔ بھلا یہ بھی کوئی دلیل اور حجت ہے، کسی عالم یا بزرگ کا قول و عمل مستقل حجت نہیں ہو سکتا ہاں عمل رسول کے سمجھنے میں معاون ہوتا ہے جبکہ خلافِ شرع نہ ہو (م، ع)

۱۶ــــ ایک موقعہ پر حضرت والا مدظلہٗ نے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا،،
ارشاد فرمایا کہ صرف اخلاص قبول نہیں اگر شریعت اور سنت کے مطابق وہ عمل نہ ہو اس لئے "قانون کا معلوم کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے" اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص

یہ عمل مقبول نہیں اس لئے کہ مسائل کے خلاف ہے، اس لئے میں کہا کرتا ہوں کہ فضائل کی تعلیم کے ساتھ مسائل کی بھی تعلیم ہونی چاہئے تاکہ فضائل سے اعمال کا شوق ابھرے اور مسائل سے اعمال کی صحت ہو۔ دونوں ہی چیزیں ہونا چاہئے۔

اصلاح اخلاق سے غفلت اور اس کا علاج

۱۷ـــــ ارشاد فرمایا کہ تزکیۂ نفس اور اخلاق کی اصلاح بہت ضروری ہے، اس کی طرف سے عام طور پر غفلت ہو رہی ہے اول تو بزرگوں سے تعلق نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو برائے نام، ایسی صورت میں کیسے فائدہ ہو سکتا ہے، کیسے اصلاح ہو سکتی ہے، جسمانی علاج کا جو معاملہ ہے وہی معاملہ یہاں بھی ہے، اب ایک شخص بیمار ہے وہ طبیب کے پاس نہیں جاتا

اللہ تعالیٰ کی محبت میں نماز عصر کے بعد تنہائی میں گھر کے اندر بیس رکعت نفل پڑھتا ہے اور یہ سمجھ رہا ہے کہ میں خدا سے قریب ہو رہا ہوں لیکن کیا یہ اخلاص قبول ہوگا اور کیا اسکو قرب ملیگا؟ کیونکہ عصر کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں پس اس صورت میں اخلاص تو ہے مگر مقبول نہیں کیونکہ اخلاص کے ساتھ صدق شرط ہے یعنی قانون کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ (مجالس ابرار ص۳۶) مسائل کے لئے بہشتی زیور آسان کتاب ہے، مگر اس میں بھی کوئی مسئلہ اگر سمجھ میں نہ آئے تو کسی اچھے عالم سے سمجھ لیں، (م/ع)

۱۷ـــــ تزکیۂ نفس اور اصلاحِ اخلاق دین کا مہتم بالشان جز ہے جس کی طرف سے عام طور پر لاپرواہی برتی جارہی ہے، اصلاح کے بغیر کسی خدمت میں جان پیدا نہیں ہوتی، حضرت مولانا مدظلہ نے ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا کہ تبلیغی جماعت کی بنیاد جب ایک عالم ربانی کے ہاتھ سے ہوئی تو مدرسہ کا احسان اور اس کے وجود کو ضروری تسلیم کرنا ہوگا، اسی طرح انہوں نے ایک بزرگ سے تزکیۂ نفس کرایا تو خانقاہ

یا جاتا تو ہے مگر اس کو اپنا مرض نہیں بتلاتا، یا مرض تو بتلاتا ہے لیکن حکیم صاحب نے جو نسخہ تجویز کیا ہے اور جو پرہیز بتلایا ہے اس پر عمل نہیں کرتا تو ایسی حالت میں اس کا علاج کیسے ہو سکتا ہے، اور اسکا مرض کیسے دور ہو سکتا ہے، علاج کیلئے اپنی حالت کی اطلاع اور معالج کی ہدایات پر عمل یہ اصل اور بنیاد ہے اس پر جو لوگ عمل کرتے ہیں وہ چند دن میں صحتیاب ہو جاتے ہیں، ایسے ہی یہاں بھی ہے کہ جس سے اصلاح کا تعلق ہے اس کو اطلاع حالات اور اسکی ہدایات کی اتباع کیجائے، اس کی پابندی کرنے سے انشاء اللہ جلد مقصد حاصل ہو جائے گا۔ اسی کو خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ؎

چار شرطیں لازمی ہیں استفادہ کیلئے ؛ اطلاع و اتباع، اعتقاد و انقیاد

شیطان دینی خدام کے پیچھے

۱۸ـــــ ارشاد فرمایا کہ اس زمانہ میں عوام سے تو شیطان فارغ ہو گیا ہے ان کو فرائض سے غافل کر دیا ہے اور گناہوں میں مبتلا کر دیا ہے، مدارس اور دینی خدام کے پیچھے پڑا ہوا ہے، چنانچہ اسکا اثر یہ ہے کہ ان مراکز سے مختلف

کا احسان اور اسکا وجود بھی ضروری تسلیم کرنا ہوگا، اگر کسی غیر عالم سے اس جماعت کی بنیاد پڑی ہوتی تو اب تک کتنی گمراہی پھیلی ہوتی پس دین کے تین شعبے ہیں، تعلیم، تزکیہ، تبلیغ، ہر ایک شعبے والوں کو ایک دوسرے کا معاون اور رفیق سمجھنا چاہئے، جیسے ڈاکخانہ کے محکمے میں کوئی مہر لگا رہا ہے کوئی رجسٹری اور خطوط تقسیم کر رہا ہے کوئی پارسل کر رہا ہے وغیرہ (مجالس ابرار ص۳۴) (م/ع)

۱۸ـــــ دینی خدام کے لئے بہت غور سے پڑھنے کے لائق ہے، بار بار پڑھا جائے اور عمل کیا جائے، ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ تقابل تفاضل سے ہوتا ہے پہلا

قسم کے فتنے پیدا ہو رہے ہیں، اور ایک بیماری تو عام ہوتی جا رہی ہے کہ ایک مدرسہ والا دوسرے مدرسہ کے سامنے اپنی بُرائی اور اچھائی بیان کرتا ہے، دینی خدام آپس میں ایک دوسرے میں تقابل کرتے ہیں۔ حالانکہ دوسرے کی تحقیر تو جائز بھی نہیں پھر دینی خدام اور ان کے کام کی یہ تو اور بھی بری بات ہے، پھر یہ کہ دین کے مختلف شعبے ہیں جو جس شعبہ میں ہے وہ دین کا کام کر رہا ہے، آپس میں تعاون ہونا چاہئے نہ کہ تقابل و تفاضل یہ تو صحیح نہیں۔

اپنی جانچ کسی ماہر معالج سے کرانی چاہئے

۱۹ــــ ارشاد فرمایا کہ بعض اوقات انسان دینی اعتبار سے اپنے کو صحیح سمجھتا ہے اب یہ کہ خود وہ کیسا ہے اس کے لئے ضرورت ہے کہ کسی ماہر کے پاس جا کر اپنے کو دکھلائے تب معلوم ہوگا کہ تندرست ہے کہ نہیں، بعض مرتبہ انسان بیمار ہوتا ہے اس کو اپنی بیماری سمجھ میں نہیں آتی

اپنے کام اور خدمات کا تعارف تو ہو تفاضل نہ ہو اور اپنا کام اگر بیس[۲۰] درجے پر ہے تو اٹھارہ ہی درجے بیان کرے تا کہ دیکھنے والے زیادہ پائیں کم نہ پائیں اور اہل مال کو آگے نہ کریں اہل دین کو آگے کریں کام میں تعجیل نہ کریں حق تعالے پر نظر رکھیں قرآن پاک کی تعلیم پر خاص نظر رکھیں اس سے مالی معاملات میں بڑی برکت ہوتی ہے (مجالس ابرار صفحہ ۹۴) اور ارشاد فرمایا کہ دین کے ہر خادم کو چاہئے دین کے دوسرے خادموں کو اپنا رفیق سمجھے فریق نہ سمجھے اسی طرح ہر دینی ادارہ کے بارے میں اور ہر جماعت کے خدامِ دین کو دوسری جماعت کے خدامِ دین کے بارے میں یہی خیال ہونا چاہئے سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں اس حقیقت کے پیشِ نظر آپس میں بدگمانی اور غیبت اور اعتراض کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ (مجالس ابرار صفحہ ۱۱۳)

اور اپنے کو تندرست سمجھتا ہے، حالانکہ جب طبیب اس کو دیکھتا ہے تو وہ بتلاتا ہے کہ اسمیں کیا مرض ہے، چنانچہ اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں، ایک صاحب بظاہر تندرست و توانا تھے وہ اپنی اہلیہ کو طبیب کے پاس لے گئے۔ اتفاق سے حکیم صاحب کا ہاتھ ان کی نبض پر پڑ گیا تو انہوں نے کہا کہ حکیم صاحب میں بیمار نہیں ہوں میری اہلیہ بیمار ہے ان کو دکھانا ہے۔ وہ حکیم صاحب بڑے نباض تھے انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے آپ اپنی اہلیہ کو دکھانے آئے ہیں مگر آپ کو بھی شکر کی بیماری ہے کسی ڈاکٹر کو دکھا لیجئے۔ چنانچہ جب انہوں نے دکھلایا تو وہ بیماری ان میں نکلی، تو یہ صاحب اپنے کو تندرست سمجھ رہے تھے لیکن جب معالج کے پاس گئے تو معلوم ہوا کہ بیمار ہیں، اسی طرح دین میں بھی اس کے جو معالج اور مصلح ہیں ان سے اپنی جانچ کرا لیجئے جب معلوم ہوگا بیماری ہے یا نہیں، اگر ہے تو کیا ہے۔

اذان و اقامت کی اصلاح

۲۰ــــ ارشاد فرمایا کہ لغت کے موافق، اذان و اقامت اکثر جگہوں پر نہیں ہوتی، میں جہاں کہیں جاتا ہوں تو اس کو غور سے سنتا ہوں، بالخصوص لفظ اللہ کے سلسلے میں تو عام طور پر اس کو خوب کھینچتے ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے، اور بات یہ ہے کہ روک ٹوک کا سلسلہ بھی کم ہے، سیکھنے سکھانے کا اہتمام نہیں بس ایک رواج چلا آ رہا ہے دیکھا دیکھی نقل کرتے چلے آ رہے ہیں حالانکہ کوئی مشکل نہیں ہے، تھوڑی سی فکر و کوشش سے تصحیح ہو سکتی ہے، ماشاء اللہ ہمارے ساتھ

۲۰ــــ عام طور پر ایسی چیزوں کی طرف التفات نہیں کیا جاتا، معمولی سمجھا جاتا ہے یہ بنیادی غلطی ہے، اوّل تو یہ چیزیں معمولی نہیں اور بالفرض معمولی مان لیا جائے

حاجی عبدالرحمٰن صاحب انجینئر ہیں سرکاری ملازم بھی ہیں، فکر ہوئی اپنی اذان و اقامت اور قرآن پاک سب درست کرلیا۔ ایسے ہی بھوپال کے ایک وکیل صاحب ہمارے یہاں تصحیح کے لئے آئے تھے، ماشاء اللہ کچھ دنوں میں محنت کی صحیح ہوگیا بنگلہ دیش سے علماء کی ایک جماعت آئی تھی اسمیں کوئی شیخ الحدیث، کوئی ناظم مدرسہ کوئی ناظم تعلیمات تھا، تھوڑے دن قیام کرکے محنت کی، کوشش کی تھوڑے دنوں میں اذان، اقامت کی تصحیح اور چیزوں کی بھی درستگی ہوگئی

تب بھی درست نہ کرنے کی وجہ وہی ہے جو حضرت نے ذکر فرمائی یعنی بے فکری اور شفقت سے روک ٹوک نہ ہونا۔ ——— ہم خدام نے خود اس کا تجربہ کیا، سلام کی تصحیح کی، اذان اقامت کی تصحیح کی پھر اس کی برکت سے بہت سی چیزوں کی طرف التفات ہوا۔ (م، ع)